دوسری رکعت کے رکوع میں شامل ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا یا نہیں؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے امام کو دوسری رکعت کے رکوع میں پایا تو کیا اس پر نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہو گا؟

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سجدۂ سہو کسی واجب کے بھولے سے چھوٹنے کی تلافی کے طور پر کیا جاتا ہے، محض امام کے ساتھ دوسری رکعت میں ملنے کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا۔ البتہ امام سے اگر سہو ہوا اور اس وجہ سے امام سجدۂ سہو کرے تو مسبوق سجدۂ سہو میں اس کی پیروی کرے گا، اگرچہ اس کے ملنے سے پہلے سہو واقع ہوا ہو۔

تنویر الابصار و در مختار میں سجدہ سہو کے متعلق ہے

"(يجب---)--(بترك)---(واجب) مما مر في صفة الصلاة (سهوا)"

ترجمہ: صفۃ الصلاۃ کے عنوان کے تحت جو واجبات پیچھے مذکور ہوئے ان میں سے کسی واجب کو بھول کر چھوڑنے کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج 01، ص 77، 80، دار الفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے

"ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن أو تقديمه أو تكراره أو تغيير واجب بأن يجهر فيما يخافت **وفي الحقيقة وجوبه بشيء واحد وهو ترك الواجب**، كذا في الكافي."

ترجمہ: اور سہو کے سجدے واجب نہیں ہوتے مگر واجب کو ترک کرنے یا اس میں تاخیر کرنے یا کسی رکن کو موخر یا مقدم کرنے یا اس کی تکرار کرنے یا کسی واجب میں تبدیلی کرنے سے یوں کہ جہاں آہستہ تلاوت کرنی ہے وہاں بلند آواز سے کی جائے اور در حقیقت سجدہ سہو کا وجوب ایک چیز کے ساتھ ہے اور وہ ہے واجب کا ترک کرنا، اسی طرح کافی میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، ج 01، ص 126، دار الفکر، بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

”ولا يشترط أن يكون مقتديا به وقت السهو حتى لو أدرك الإمام بعد ما سها يلزمه أن يسجد مع الإمام تبعا له“

ترجمہ: اور یہ شرط نہیں ہے کہ وہ سہو کے وقت بھی مقتدی ہو، یہاں تک کہ اگر اس نے امام کو اس کے سہو کرنے کے بعد پایا تو اس پر لازم ہے کہ امام کے ساتھ اس کی اتباع میں سجدہ سہو کرے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد1، صفحہ128، مطبوعہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: ”مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے، اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو۔“ (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ715، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4212

تاریخ اجراء: 16ربیع الاول1447ھ/10ستمبر2025ء